امام مہدی

کا

ظہور

از

مسلّمات اہل سنّت و تشیّع

تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۶۳

قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری

سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ۝ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۝ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ
وَالْاُنْثٰٓى ۝ اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ۝ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ۝ وَ صَدَّقَ
بِالْحُسْنٰى ۝ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ۝ وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ۝
وَ كَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۝ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ۝ وَمَا يُغْنِىْ عَنْهُ مَالُهٗٓ
اِذَا تَرَدّٰى ۝ اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ۝ وَ اِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ۝
فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ۝ لَا يَصْلٰهَآ اِلَّا الْاَشْقٰى ۝ الَّذِىْ كَذَّبَ وَ
تَوَلّٰى ۝ وَ سَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقٰى ۝ الَّذِىْ يُؤْتِىْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ۝ وَ مَا
لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ۝ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ۝
وَ لَسَوْفَ يَرْضٰى ۝ ﴿سُوْرَةُ الَّيْلِ﴾

میرا موضوع جس پر اس وقت میں نے تقریر کرنی ہے۔

''امام مہدی علیہ السلام کا ظہور از روئے مسلمات اہل سنت و تشیع'' ہے

بڑا لمبا چوڑا عنوان ہے مگر وقت کی تنگی کی وجہ سے مجھے اختصار سے کام لینا

ہوگا۔

ہم لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مہدی معہود یقین کرتے ہیں کیونکہ حضرت بانی سلسلۂ احمدیہ علیہ السلام نے ''خطبہ الہامیہ'' میں یہ دعویٰ فرمایا ہے:۔

''اَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ اَنَا الْمَسِیْحُ الْمُحَمَّدِیُّ وَ اِنِّیْ اَنَا اَحْمَدُ الْمَھْدِیْ'' (خطبہ الہامیہ۔روحانی خزائن جلد ۱۶۔صفحہ ۶۱)

یعنی اے لوگو! میں ہی مسیح محمدی ہوں اور میں ہی احمد مہدی ہوں۔

احباب کرام! آپ معلوم کر چکے ہیں۔ میری تقریر کا موضوع امام مہدی کا ظہور ہے اور مجھے اس بارہ میں اہلِ سنت اور اہلِ تشیع کے مسلمات کو پیش کرنا ہے گویا مجھے بتانا ہے کہ اہل تشیع اور اہل سنت کے مسلمات میں سے کونسی باتیں ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام اپنے مہدی ہونے کے دعویٰ میں صادق ہیں۔ امام مہدی کے ظہور کے متعلق بہت سی حدیثیں ہیں جو اپنے اندر صریح تضاد اور اختلاف رکھتی ہیں۔ لہذا مجھے ان کا عطر نکال کر پیش کرنا ہے۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ العزیز یہ عطر مومنین کے مشامِ جان کو ضرور معطر کرے گا۔

علامہ ابن خلدون نے مہدی کے متعلق اپنے مقدمہ میں، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، حاکم، طبرانی اور ابویعلی موصلی کی تمام احادیث درج کر کے ان کے اسناد پر جرح وتنقید کی ہے اور بالآخر اپنی رائے یوں دی ہے کہ:۔

''فَھٰذِہٖ جُمْلَۃُ الْاَحَادِیْثِ الَّتِیْ خَرَّجَھَا الْاَئِمَّۃُ فِیْ شَاْنِ الْمَھْدِیِّ وَ خُرُوْجِہٖ آخِرَالزَّمَانِ وَ ھِیَ کَمَا رَأَیْتَ لَمْ یَخْلُصْ

مِنْھَا مِنَ النَّقْدِ اِلَّا الْقَلِیْلُ وَ الْاَقَلُّ مِنْہُ''۔

(مقدمہ ابن خلدون۔صفحہ ۳۲۲۔از علامہ ابن خلدون۔مطبوعہ مصر)

یعنی یہ وہ تمام احادیث ہیں جنہیں ائمہ نے مہدی اور اس کے آخری زمانہ میں خروج کے متعلق نکالا ہے اور یہ احادیث جیسا کہ آپ نے (جرح سے) معلوم کرلیا ہے سوائے قلیل والاقل کے تنقید سے خالی نہیں۔

روایات متعلق مہدی میں تضاد:۔

ان روایات میں جو صریح تضاد موجود ہے وہ یہ ہے کہ بعض احادیث میں مہدی کو اولاد فاطمہؓ سے قرار دیا گیا ہے۔ بعض میں امام حسنؓ کی اولاد سے بعض میں امام حسینؓ کی اولاد سے بعض میں حضرت عباسؓ کی اولاد سے۔ بعض میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہدی مجھ سے ہے یا میری امت میں سے نکلے گا۔ ایک روایت میں مہدی کو حضرت عمرؓ کی اولاد سے قرار دیا گیا ہے۔

اختلاف کی وجہ:۔

روایات میں یہ اختلاف سیاسی وجوہ سے پیدا ہوا ہے۔ کیونکہ خلافتِ راشدہ کے بعد انتشار کے زمانہ میں ہر گروہ نے دوسرے گروہ پر اپنی سیاسی برتری ظاہر کرنے کے لئے ان روایات میں مہدی کا تعلق اپنے گروہ سے ظاہر کرنے کے لئے تصرف سے کام لیا ہے تاکہ مسلمان ان کے ہی گروہ کے ہوا خواہ بنیں۔ اس لئے ان سب روایات سے اعتبار اٹھ گیا ہے جن میں مہدی کا کسی خاص خاندان میں پیدا ہونے کا ذکر ہے اور صرف وہی روایات قابلِ قبول رہتی ہیں جن میں امام مہدی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے ہونا مذکور ہے۔ کیونکہ ایسی روایات ہی

سیاسی وجوہ کے اثر سے پاک دکھائی دیتی ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی آخر الزمان کی آمد کی خبر ضرور دی تھی۔ چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی و مجدد صدی دوازدہم خدا تعالیٰ سے علم پا کر بیان فرماتے ہیں:۔

"عَلَّمَنِیْ رَبِّیْ جَلَّ جَلَالُہٗ اَنَّ الْقِیَامَۃَ قَدِ اقْتَرَبَتْ وَالْمَھْدِیَّ تَھَیَّأَ لِلْخُرُوْجِ"

(تفہیمات الٰہیہ۔ جلد۲۔ صفحہ۱۶۰۔ تفہیم ۱۴۶۔ ناشر شاہ ولی اللہ اکیڈمی حیدر آباد)

یعنی میرے رب نے مجھے بتایا ہے کہ قیامت قریب ہے اور مہدی نکلنے کے لئے تیار ہے۔

پس وقت کا تقاضا یہی تھا کہ امام مہدی ہمارے زمانہ میں مبعوث ہو۔ چنانچہ وہ عین اس وقت پر جو قرآن مجید اور حدیثِ نبویہؐ سے ثابت ہے ظاہر ہوا۔

قرآن مجید اور مہدی:۔

آج کل بعض لوگ یہ کہہ دیتے ہیں کہ قرآن مجید میں کسی مہدی کا ذکر نہیں البتہ حدیثوں میں مہدی کے آنے کا ذکر ضرور ہے۔ لیکن وہ حدیثیں ہمارے لئے حجت نہیں ہیں۔ اس لئے میں سب سے پہلے قرآن مجید پیش کرنا چاہتا ہوں۔ قرآن مجید میں سورۃ الّیل کی آیات وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی وَالنَّھَارِ اِذَا تَجَلّٰی اس بات پر روشن دلیل ہیں کہ اسلام کا آفتاب چڑھنے اور اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ چمکنے کے بعد پھر ایک وقت پردہ میں آجائے گا۔ اور اسلام پر ایک رات چھا جائے گی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی میں رات کو بطور گواہ کے پیش کرتا ہوں جبکہ وہ چھا جائے گی۔ یعنی اسلام پر ایک تاریکی کا دور آئے گا۔ آگے فرمایا

وَالنَّھَارِ اِذَا تَجَلّٰی پھر اس تاریکی کے دور کے بعد میں گواہ کے طور پر پیش کرتا ہوں ایک دن کو جو اپنا جلوہ دکھائے گا اور آب و تاب کے ساتھ ظاہر ہوگا۔ گویا آفتاب رسالت محمدیہ پھر دوبارہ اپنی پوری چمک کے ساتھ دنیا میں روشنی دے گا اور دنیا اس نور سے جگمگا اٹھے گی۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ رات اسلام کے لئے بے شک آئے گی مگر چونکہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے اس پر رات ہمیشہ کے لئے نہیں آئے گی۔ بلکہ اسلام کی دوبارہ نشاۃ ہوگی۔ تاریکی کے دور کے بعد ایک نور کا دور ضرور آنے والا ہے۔ جسے اسلام کے لئے "نہار" یعنی دن کا زمانہ قرار دیا گیا ہے۔ اور اس طرح سے بتایا گیا ہے کہ سرورِ کائنات فخرِ موجودات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آفتابِ رسالت اس زمانہ میں پھر جلوہ گر ہوگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان آیات کے بعد آگے چل کر فرماتا ہے:۔

اِنَّ عَلَیْنَا لَلْھُدٰی وَ اِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَۃَ وَالْاُوْلٰی

یعنی ہدایت دینا ہمارے ذمہ ہے۔ اس لئے گو ہدایت کے دور کے بعد تاریکی کا دور بھی آئے گا مگر اس کے بعد پھر دوسری بار ہدایت کا دور بھی آئے گا۔ فرمایا یاد رکھو ہدایت کے دو دور ہیں۔ اِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَۃَ وَالْاُوْلٰی ۔ایک آخری دور ہدایت کا ہے اور ایک پہلا دور ہدایت کا ہے پس ہدایت کے دو دور قرآن کریم کی اس آیت میں بیان ہوئے ہیں۔ اور اس آیت میں دوسرے دورِ ہدایت کا بھی پہلے دور کی طرح خدا تعالیٰ کی طرف سے آنا بیان ہوا ہے۔ اور دوسری بار پھر نورِ محمدیؐ کی امام الزمان مہدی علیہ السلام کے ذریعہ جلوہ گری ہوگی جیسا پہلے دور میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نورِ محمدیؐ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ذریعہ جلوہ گری ہوئی۔

شیعہ اور سنی اجماع:۔

جتنے لوگ حدیثوں کے ماننے والے ہیں۔ سنی ہوں یا شیعہ سب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ امام مہدی کا آخری زمانہ میں ظہور ضروری ہے۔ اور علماء امت نے لکھا ہے کہ مسیح موعود اور امام مہدی کے زمانہ میں اسلام دنیا پر غالب آجائے گا۔

چنانچہ قرآن مجید میں آیا ہے:۔

هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ (الصّف: ۱۰)

یعنی خدا وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ رسول اس دین کو تمام ادیان پر غالب کردے۔

اس آیت کے متعلق تفسیر ابن جریر میں زیر آیت ہذا لکھا ہے:۔

"هَذَا عِنْدَ خُرُوْجِ الْمَهْدِی"[۱]

کہ اسلام کا یہ غلبہ تمام ادیان پر امام مہدی کے زمانہ میں ہوگا۔

بحار الانوار میں جو شیعوں کی حدیث کی کتاب ہے لکھا ہے

"نَزَلَتْ فِی الْقَائِمِ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ"

(بحار الانوار۔ جلد ۵۱۔ صفحہ ۵۰۔ باب الایات المأوّلة بقیام القائم علیہ السلام۔ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

کہ یہ آیت آل محمد کے القائم یعنی امام مہدی کے بارہ میں نازل ہوئی ہے۔

[۱] تفسیر ابن جریر۔ جلد ۲۸ صفحہ ۵۴۔ مطبعہ میمنیہ مصر میں ذلک عند نزول عیسٰی ابن مریم کے الفاظ ہیں

پھر شیعہ اصحاب کی ایک معتبر کتاب "غایۃ المقصود" جلد ۲ صفحہ ۱۲۳ مطبع شمس الھند لاہور میں بھی لکھا ہے:۔

"مراد از رسول دریں جا امام مہدی موعود است"

اس آیت میں جو رسول موعود ہے اس سے مراد امام مہدی ہے۔

ابھی پچھلے دنوں میری ایک تحریری بحث ایک شیعہ عالم سے جو شیعوں کے رئیس المناظرین سمجھے جاتے ہیں۔ ہوئی ہے انہوں نے لکھا ہے کہ مرزا صاحب جب مہدی ہیں تو وہ نبی اور رسول کیسے ہو سکتے ہیں۔ میں نے انہیں کہا آپ کے بزرگ تو امام مہدی کو رسول مانتے ہیں۔ چنانچہ میں نے ان کی طرف لکھا کہ "غایۃ المقصود" اور "بحار الانوار" میں یہی لکھا ہے کہ مہدی رسول ہوگا۔ انہوں نے جواب میں لکھا کہ ہاں ہمارے بزرگوں نے یوں لکھا تو ہے پر اس کی تشریح یہ ہے کہ امام مہدی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ضم کر کے رسول ہوگا۔ یعنی امام مہدی رسول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے الگ ہو کر نہیں ہوگا۔ بلکہ ساتھ مل کر وہ رسول ہوگا۔ میں نے جواب میں لکھا کہ پھر ہمارے اور آپ کے عقیدہ میں فرق صرف لفظی ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ امام مہدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ظل ہو کر رسول ہوگا۔ اور آپ کہتے ہیں کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ضم ہو کر رسول ہوگا۔ مراد دونوں کی یہی ہے کہ امام مہدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے الگ ہو کر رسول نہیں ہوگا بلکہ آپ کے دامنِ فیوض سے وابستہ ہو کر رسول ہوگا۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ:۔

ایک بات جو امام مہدی کے متعلق غلط طور پر پھیلی ہوئی ہے اور وہ یہ ہے کہ جب امام مہدی آئے گا تو اس کے ہاتھ میں تلوار ہوگی۔ اور وہ تلوار کے ساتھ کفار

سے جہاد کر کے انہیں مسلمان بنائے گا۔

اس کے متعلق واضح ہو کہ امام مہدی آخر الزمان جس کے ذریعے آخری زمانہ میں اسلام کا تمام ادیان پر غلبہ مقدر ہے اسے ہی استعارہ اور مجاز کے طور پر احادیثِ نبویہ میں ابنِ مریم یا عیسیٰ بھی قرار دیا گیا ہے۔ اور اس کے متعلق یہ بھی بتایا گیا ہے کہ وہ لڑائی کو روک دے گا۔ چنانچہ صحیح بخاری میں بروایت حضرت ابو ہریرہؓ مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ وَ اِمَامُكُمْ مِنْكُمْ"

(بخاری کتاب الانبیاء۔ باب نزول عیسیٰ ابن مریم)

تم کیسے خوش قسمت ہو گے جب تم میں ابن مریم نازل ہوگا۔ اور وہ تم میں سے تمہارا امام ہوگا۔ یعنی یہ امام باہر سے نہیں آئے گا۔ امت محمدیہ میں سے قائم ہوگا اور پھر صحیح مسلم کی ایک حدیث میں اس کو عیسیٰ قرار دیا گیا۔ صحیح بخاری کی ایک دوسری روایت میں اس کے لئے يَضَعُ الْحَرْبَ کے الفاظ وارد ہیں یعنی وہ لڑائی کو روک دے گا۔ مسند احمد بن حنبل میں مروی ہے:۔

"يُوْشِكُ مَنْ عَاشَ مِنْكُمْ اَنْ يَّلْقٰى عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اِمَامًا مَهْدِيًّا حَكَمًا عَدْلاً فَيَكْسِرُ الصَّلِيْبَ وَ يَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ وَ يَضَعُ الْجِزْيَةَ وَ تَضَعُ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا"۔

(مسند احمد بن حنبل۔ جلد ۲۔ صفحہ ۴۱۱ بروایت ابو ہریرہؓ)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ جو تم میں سے زندہ ہو وہ عیسیٰ ابن مریم سے اس کے امام مہدی حکم وعدل ہونے کی حالت میں ملاقات کرے۔ وہ عیسیٰ امام مہدی صلیب کو توڑے گا اور خنزیر کا قتل کرے گا اور جزیہ

موقوف کر دے گا اور لڑائی اپنے اوزار رکھ دے گی۔

ان دونوں حدیثوں سے ظاہر ہے کہ مسیح موعود و مہدی معہود اس پوزیشن میں نہیں ہوگا۔ کہ جزیہ لے یا لڑائی کرے بلکہ وہ لڑائی کے بغیر دلائل سے صلیبی عقیدہ کو پاش پاش کر دے گا۔ اور دلائل کی تلوار سے دجال کو قتل کرے گا۔ کیونکہ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ دجال نمک کی طرح پگھل جائے گا۔

پس ان احادیث نبویہؐ سے ظاہر ہے کہ موعود عیسیٰ ہی امام امت ہے۔ وہ صاحب السیف نہیں ہوگا بلکہ وہ لڑائی کو روک کر دلائل اور بینات کے ساتھ اسلام کو دوسرے ادیان پر غالب کرے گا۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب علیہ الرحمۃ جو بارہویں صدی کے مجدد ہیں تحریر فرماتے ہیں:۔

"غَلَبَةُ الدِّيْنِ عَلَى الْاَدْيَانِ لَهَا اَسْبَابٌ مِنْهَا اِعْلَانُ شَعَائِرِهٖ عَلٰى شَعَائِرِ سَائِرِ الْاَدْيَانِ"۔

(حجۃ اللہ البالغہ۔ جلد ۱ صفحہ ۱۱۹۔ ادارہ الطباعہ المنیریۃ)

دین اسلام کے دوسرے ادیان پر غلبہ کے کچھ اسباب ہیں اور ان میں سے ایک سبب یہ ہے کہ دینِ اسلام کے شعائر کو دوسرے ادیان کے شعائر پر پیش کیا جائے (اور اس طرح سے اسلام کو غالب کیا جائے)۔

پھر فرماتے ہیں:۔

"لَمَّا كَانَتِ الْغَلَبَةُ بِالسَّيْفِ فَقَطْ لَا تَدْفَعُ رَيْنَ قُلُوْبِهِمْ فَعَسٰى اَنْ يَّرْجِعُوْا اِلَى الْكُفْرِ عَنْ قَلِيْلٍ وَجَبَ اَنْ يُّثْبِتَ بِاُمُوْرٍ بُرْهَانِيَّةٍ اَوْ خَطَابِيَّةٍ نَافِعَةٍ فِيْ اَذْهَانِ الْجَمْهُوْرِ اَنَّ تِلْكَ

"الْاَدْیَانَ لَا یَنْبَغِیْ اَنْ تُتَّبَعَ"۔ ﴿ایضاً﴾

تحریر فرماتے ہیں کہ چونکہ تلوار کے غلبہ سے دلوں کا زنگ دور نہیں ہوتا کیونکہ ہوسکتا ہے کہ لوگ تلوار سے مغلوب ہوکر پھر کفر کی طرف لوٹ آئیں۔ اس لئے واجب ہے کہ اسلام کا یہ غلبہ امور برہانیہ کے ذریعہ ثابت کیا جائے۔ یعنی قرآن مجید کے دلائل کے ذریعہ ثابت کیا جائے یا خطابی دلائل کے ذریعہ جو جمہور کے مسلمات میں سے ہوں جن سے ان کو سمجھ آجائے کہ ہمارے دین اب پیروی کے قابل نہیں رہے۔

پھر حضرت شاہ ولی اللہ صاحب علیہ الرحمۃ حجۃ اللہ البالغہ کے مقدمہ میں فرماتے ہیں:۔

"اِنَّ الشَّرِیْعَۃَ الْمُصْطَفَوِیَّۃَ اَشْرَفَتْ فِیْ ھٰذَا الزَّمَانِ عَلٰی اَنْ تَبْرُزَ فِیْ قُمُصٍ سَابِغَۃٍ مِنَ الْبُرْھَانِ"۔ ﴿ایضاً﴾

شریعتِ مصطفویہ کے لئے اب وہ زمانہ قریب آگیا ہے کہ یہ دلائل کے چوڑے چکلے لباس میں میدان میں آئے۔ اور برہان کے ساتھ اسلام کو دنیا پر غالب کرے۔

پھر فرماتے ہیں:۔

"عَلَّمَنِیْ رَبِّیْ جَلَّ جَلَالُہٗ اَنَّ الْقِیَامَۃَ قَدِ اقْتَرَبَتْ وَالْمَھْدِیَّ تَھَیَّأَ لِلْخُرُوْجِ"۔

(تفہیمات الٰہیہ۔ جلد۲ صفحہ۱۶۰۔ تفہیم ۱۴۶۔ ناشر شاہ ولی اللہ اکیڈمی حیدرآباد)

میرے رب جل جلالہ نے مجھے بتایا ہے کہ قیامت قریب آگئی ہے اور مہدی نکلنے کے قریب ہے۔

وہ قیامت جو مہدی سے متعلق ہے وہ ایک نئی زندگی ہے۔ جو مسلمان قوم کو

دوسرے ادیان پر غلبہ پانے پر ملنے والی ہے۔

پھر فرماتے ہیں:۔

"اِعْلَمْ اَنَّ الْجِھَادَ لَہٗ اَنْوَاعٌ : مِنْ اَعْظَمِھَا ھِدَایَۃُ النَّاسِ ظَاھِرًا وَّ بَاطِنًا ...... اَنَّہٗ ھُوَ الَّذِیْ بُعِثَ لَہُ الْاَنْبِیَاءُ قَاطِبَۃً"۔

(تفہیمات الٰہیہ۔ جلد۲ صفحہ۱۲۴۔ تفہیم ۸۷۔ ناشر شاہ ولی اللہ اکیڈمی حیدرآباد)

یعنی جان لو کہ جہاد کی کئی قسمیں ہیں اور سب سے بڑی قسم جہاد کی یہ ہے کہ ظاہر اور باطن میں لوگوں کو ہدایت دی جائے اسی غرض کے لئے انبیاء بھیجے جاتے رہے ہیں۔

شیعہ روایات:۔

اب شیعہ روایات کو لیجئے۔ شیعوں کی حدیث کی معتبر کتاب بحار الانوار جلد ۵۱ صفحہ ۷۳ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت پر ایک حدیث نبویؐ میں وارد ہے:۔

"یُقِیْمُ النَّاسَ عَلٰی مِلَّتِیْ وَ شَرِیْعَتِیْ وَ یَدْعُوْھُمْ اِلٰی کِتَابِ اللّٰہِ عَزَّ وَ جَلَّ مَنْ اَطَاعَہٗ اَطَاعَنِیْ وَ مَنْ عَصَاہُ عَصَانِیْ"۔

یعنی امام مہدی لوگوں کو میری ملت اور شریعت پر قائم کرے گا۔ اور انہیں کتاب اللہ کی طرف دعوت دے گا۔ اور جو اس کی اطاعت کرے گا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں وہ میری اطاعت کرے گا۔ اور جو مہدی کی نافرمانی کرے گا وہ میری نافرمانی کرے گا۔

اب ایک اور حدیث ملاحظہ کیجئے:۔

حضرت ابوسعید خدریؓ کی ایک روایت ناسخ التواریخ میں بھی درج کی گئی

ہے۔ جو شیعہ اصحاب کی ایک معتبر کتاب ہے اس کی کتاب دوم، جلد دہم، کتاب احوال، جلد اول صفحہ ۱۸۵۔۱۸۶ میں یہ حدیث یوں مروی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا:۔

"مِنَّا الْمَهْدِيَّ فَاَمَّا الْقَآئِمُ فَتَاْتِيْهِ الْخِلَافَةُ وَ لَمْ يُهْرَقْ فِيْهَا مَحْجَمَةٌ مِّنْ دَمٍ"۔

یعنی مہدی ہم سے ہوگا یعنی ہمارا پیرو ہوگا۔ لیکن اس القائم (مہدی) کو خلافت اس طرح ملے گی کہ اس کے حصول میں اسے ایک سینگی بھر خون نہیں بہانا پڑے گا۔

اس حدیث میں خبر دی گئی ہے کہ امام مہدی کی خلافت نہایت ہی پر امن طریق سے قائم ہوگی۔ یعنی وہ دلائل اور براہین کے ساتھ قائم ہوگی نہ کہ تلوار کے ذریعے۔ کیونکہ اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ اس کے قیام کے لئے امام مہدی کو کچھ بھی خون بہانا نہیں پڑے گا۔ پس یہ حدیث بتاتی ہے کہ امام مہدی کی تلوار دلائل کی تلوار ہوگی نہ لوہے کی تلوار۔ پس امام مہدی صاحب السیف نہ ہوگا۔

مہدی اور مسیح ایک شخص ہے:۔

اس سلسلہ میں ایک مسئلہ جو مختلف فیہ ہے۔ وہ یہ ہے کہ مہدی اور مسیح ایک شخص ہے یا دو ہیں۔ ہماری تحقیق یہ ہے کہ از روئے احادیث نبویہ جیسا کہ پہلے بیان ہوا امام مہدی اور مسیح موعود ایک ہی شخص ہے۔ بخاری شریف کی ایک حدیث میں موعود ابن مریم کو اِمَامُكُمْ مِنْكُمْ کہا گیا ہے یہ حدیث پہلے پیش کی جا چکی ہے۔ بعض لوگ یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ اس حدیث کا یہ ترجمہ جو احمدی کرتے ہیں صحیح نہیں کہ تم کیسے اچھے ہوگے جب ابن مریم تم میں نازل ہوگا درآنحالیکہ وہ تم میں سے

تمہارا امام ہوگا۔ وہ کہتے ہیں کہ صحیح ترجمہ اس کا یہ ہے کہ تم کیسے اچھے ہوگے جب ابن مریم تم میں نازل ہوگا۔ درآنحالیکہ تمہارا امام تم میں سے موجود ہوگا۔ یعنی امام مہدی پہلے موجود ہوگا۔ پھر مسیح ابن مریم آسمان سے اتر آئے گا۔ وہ کہتے ہیں کہ اس حدیث میں اِمَامُكُمْ مِنْكُمْ کی خبر محذوف ہے جو "موجودٌ" کا لفظ ہے۔

مگر ہماری تحقیق یہ ہے کہ یہاں "موجودٌ" محذوف نہیں۔ بلکہ اِمَامُكُمْ مِنْكُمْ کا مبتدا "ھو" محذوف ہے لہذا ہمارا یہ ترجمہ ہی صحیح ہے کہ تم کیسے اچھے ہوگے جب "تم میں ابن مریم نازل ہوگا درآنحالیکہ وہ ابن مریم تم میں سے تمہارا امام ہوگا"۔ کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ تو جھگڑا پیدا ہوگیا۔ کہ خبر محذوف ہے یا مبتدا محذوف ہے۔ میں کہتا ہوں یہ جھگڑا آسانی ختم ہوسکتا ہے۔ کیونکہ ہمارے پاس دوسری فیصلہ کن حدیثیں موجود ہیں۔ آیئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں چلتے ہیں اور وہاں سے اپنی نزاع کا فیصلہ لیتے ہیں۔

احبابِ کرام سنیئے! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اور حدیث ہے راوی بھی اس کے حضرت ابو ہریرہؓ ہیں اور ہے بھی معتبر حدیث کیونکہ امام مسلم اس کو اپنی صحیح میں درج فرماتے ہیں۔ اس کے الفاظ یہ ہیں:۔

"كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ فَاَمَّكُمْ مِنْكُمْ"

(مسلم۔ کتاب الایمان۔ باب نزول عیسیٰ ابن مریم)

تم کیسے خوش قسمت ہوگے جب تم میں ابن مریم نازل ہوگا۔ پس وہ ابن مریم تم میں سے تمہارا امام ہوگا۔

اَمَّكُمْ مِنْكُمْ جملہ فعلیہ ہے اور اِمَامُكُمْ مِنْكُمْ جملہ اسمیہ۔ اس جملہ فعلیہ میں اَمَّ فعل ماضی ہے جس میں ایک ضمیر غائب مستتر ہے جس کا مرجع کلام میں

پہلے ہونا چاہیے اور کلام ہذا میں اس سے پہلے چونکہ مرجع سوائے ابن مریم کے اور کوئی نہیں لہذا اس حدیث کی روشنی میں صحیح بخاری کی حدیث اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ میں ''ھو'' مبتدا ماننا ضروری ہوا تا دونوں حدیثیں مفہوم میں ایک دوسرے کے مطابق ہو جائیں۔

پس صحیح مسلم کی اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا فیصلہ موجود ہے کہ موعود عیسیٰ ابن مریم امتِ محمدیہ میں سے ہی امت کا امام ہوگا۔

ایک شبہ:۔

اگر کوئی کہے کہ اس حدیث میں امام کا لفظ تو موعود عیسیٰ ابن مریم کے لئے ضرور موجود ثابت ہوا۔ مگر امام کے ساتھ مہدی کا لفظ موجود نہیں۔

جواب شبہ:۔

اس کے جواب میں یاد رکھیں کہ جو شخص مہدی نہ ہو وہ امام ہی نہیں ہوسکتا امام کا مہدی ہونا ازبس ضروری ہے کیونکہ ''مہدی'' عربی زبان کا لفظ ہدایت مصدر سے ماخوذ ہے اور اسم مفعول کا صیغہ ہے جس کے معنی ہیں ہدایت دیا ہوا اور امام چونکہ ہادی ہوتا ہے۔ اور ہادی کوئی بن نہیں سکتا جب تک مہدی نہ ہو۔ لہذا صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں مذکور امام کا مہدی ہونا ازبس ضروری ہے۔

لیکن اس پر بس نہیں مسند احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۴۱۱ مطبوعہ مصر کی جو حدیث بروایت ابو ہریرہؓ پہلے بیان ہوئی ہے اس میں صاف الفاظ میں موعود عیسیٰ ابن مریم کو امام مہدی قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ حدیث ہذا کے الفاظ

''یُوْشِکُ مَنْ عَاشَ مِنْکُمْ اَنْ یَّلْقٰی عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ اِمَاماً

مَھْدِیًّا حَکَمًا عَدْلاً ....الخ''

قریب ہے کہ تم میں سے جو زندہ ہو عیسیٰ ابن مریم سے ملاقات کرے اس کے امام مہدی حکم وعدل ہونے کی حالت میں۔

اس بات پر روشن دلیل ہیں۔ کہ مہدی اور مسیح ایک ہی شخص ہے۔ اور امام مہدی کو عیسیٰ ابن مریم کا نام استعارہ کے طور پر دیا گیا ہے۔ حدیث نبویؐ میں اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ اور فَاَمَّکُمْ مِنْکُمْ عیسیٰ ابن مریم کے استعارہ ہونے پر قوی قرینہ ہیں کیونکہ اس موعود عیسیٰ بن مریم کو امت محمدیہ میں سے امت کا امام قرار دیا گیا ہے۔

پھر ابن ماجہ کی ایک حدیث ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

''لَا یَزْدَادُ الْاَمْرُ اِلَّا شِدَّۃً وَلَا الدُّنْیَا اِلَّا اَدْبَارًا وَلَا النَّاسُ اِلَّا شُحًّا وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ اِلَّا عَلٰی اَشْرَارِ النَّاسِ وَلَا الْمَھْدِیَّ اِلَّا عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ''۔

(ابن ماجہ۔ ابواب الفتن۔ باب شدۃ الزمان وکنز العمال۔ جلد ۷ صفحہ ۱۵۶)

یعنی امر سختی میں بڑھتا چلا جائے گا۔ دنیا ادبار میں بڑھتی جائے گی اور لوگوں کا بخل ترقی کرتا جائے گا۔ اور قیامت صرف شریر لوگوں پر قائم ہوگی اور کوئی المہدی نہیں سوائے عیسیٰ ابن مریم کے۔

اس حدیث نے ناطق فیصلہ دے دیا ہے کہ عیسیٰ ابن مریم ہی ''المہدی'' ہے اور اس کے علاوہ کوئی المہدی نہیں ہے۔ پس ان حدیثوں میں مہدی کا نام عیسیٰ ابن مریم بطور استعارہ استعمال کیا گیا ہے یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ امام مہدی

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رنگ میں رنگین ہوگا۔

کوئی شیعہ کہہ سکتا ہے کہ یہ حدیثیں تو سنیوں کی ہیں۔ یہ درست ہے کہ یہ حدیثیں سنیوں کی ہیں۔ مگر ہم احمدی تو مشترک خزانہ کے قائل ہیں جو بات سنیوں میں صحیح ہے وہ بھی ہم تسلیم کرتے ہیں اور جو بات شیعوں میں صحیح ہے اس کو بھی ہم مانتے ہیں۔ صحیح احادیث تو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض ہیں خواہ شیعوں کی احادیث ہوں یا سنیوں کی۔ احادیث کے خزانہ میں جو موتی ہیں وہ ہم نے نکالنے ہیں۔

اب واضح ہو کہ ''بحارالانوار'' میں جو شیعہ اصحاب کی حدیث کی معتبر کتاب ہے بروایت ابوالدرداءؓ امام مہدی کے متعلق مروی ہے۔

''اَشْبَهُ النَّاسِ بِعِيْسٰى بْنِ مَرْيَمَ''

(بحارالانوار جلد۵۲ صفحہ ۲۲۶۔ باب علامات ظہورہ علیہ السلام من السّفیانی والدّجال مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)

کہ مہدی سب لوگوں سے بڑھ کر عیسیٰ ابن مریم کے مشابہ ہوگا۔

پھر بعض شیعہ علماء نے اس بات کو تسلیم کیا ہے بلکہ دلائل سے ثابت کیا ہے کہ عیسیٰ ابن مریم فوت ہو چکے ہیں لہذا آنے والا امام مہدی ہی درحقیقت ان کے نزدیک مسیح موعود ہے اور وہی کسرِ صلیب اور قتلِ خنزیر کا کام جو بخاری میں عیسیٰ ابن مریم کا کام بیان ہوا ہے انجام دے گا۔

اس موقع پر ہمیں بابی اور بہائی مذہب کے متعلق بھی غور کرنا چاہیئے اس کے بانی علی محمد صاحب باب نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی آمد سے پہلے ایران کی سرزمین میں یہ دعویٰ کیا تھا کہ میں مہدی ہوں مگر وہ بغاوت کے جرم میں حکومتِ

ایران کے حکم سے قتل کر دیئے گئے۔ وہ قید خانہ میں قرآن مجید کو منسوخ قرار دے کر اور اس کی جگہ ایک نئی شریعت کی کتاب ''البیان'' لکھ رہے تھے۔ مگر اسے مکمل نہیں کر پائے تھے کہ قتل کر دیئے گئے۔ علی محمد باب کے بعد مرزا حسین علی ان کے جانشین ہوئے جن کا عرف بہاء اللہ ہے۔ انہوں نے باب کی کتاب شریعت ''البیان'' کو منسوخ کر دیا اور اس کی بجائے کتاب ''الاقدس'' بطور شریعتِ جدیدہ پیش کی علی محمد باب کے ماننے والے بابی اور بہاء اللہ کے ماننے والے بہائی کہلاتے ہیں۔

ہمارے نزدیک بابی اور بہائی تحریکیں آیت قرآنیہ ''هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ'' (الصّف:۱۰) کے صریح خلاف ہیں کیونکہ یہ دونوں تحریکیں قرآن مجید کو منسوخ قرار دے کر نئی شریعتیں پیش کرتی ہیں۔

اس آیت میں ''دین الحق'' سے مراد ''اسلام'' ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے نائبین کا کام یہ ہے کہ وہ اسلام کو ہی تمام ادیان پر غالب کریں۔ چونکہ المہدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ماتحت خلیفۃ اللہ ہے اس لئے اس آیت کی رو سے کوئی ایسا مہدی نہیں آ سکتا جو شریعتِ محمدیہ کو منسوخ کرے۔

ہمارے شیعہ بزرگ بھی امام مہدی کے متعلق یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ بموجب ارشاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم يُقِيْمُ مِلَّتِيْ وَ شَرِيْعَتِيْ وَ يَدْعُوْ اِلٰى كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملت اور شریعت کو ہی قائم کرے گا۔ اور لوگوں کو خدا کی کتاب یعنی قرآن مجید کی طرف دعوت دے گا۔ پس ایسی حدیثوں کی روشنی میں ہم احمدی، شیعہ اور سنی بابی اور بہائی دین کو خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ نہیں مان سکتے۔

احمدیہ تحریک کا مقصد:۔

احمدیہ تحریک کا مقصد شریعت اسلامی کا احیاء ہے مگر بابی اور بہائی تحریکیں اسلامی شریعت کے دور کے منقطع ہوجانے اور قرآن مجید کے منسوخ ہوجانے کے مدعی ہیں۔ پس احمدیت اور بابیت اور بہائیت میں اس وجہ سے بعد المشرقین ہے۔

ہماری مسلمہ احادیث کی رو سے کوئی ایسا مہدی یا مسیح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ظاہر نہیں ہوسکتا۔ جو دین اسلام کو منسوخ کرنے والا ہو بلکہ مہدی اور مسیح موعود کا کام صرف شریعتِ محمدیہ کا قیام واحیاء ہی ہے نہ کسی جدید شریعت کا لانا۔ بہائی شیعوں کی ایک روایت پیش کرتے ہیں کہ مہدی کتابِ جدید لائے گا مگر محققین شیعہ علماء امامِ مہدی کے کسی جدید شریعت لانے کے قائل نہیں بلکہ وہ امام مہدی کو بموجبِ حدیث نبویؐ یُقِیْمُ مِلَّتِیْ وَ شَرِیْعَتِیْ شریعت محمدیہ کا قائم کرنے والا ہی قرار دیتے ہیں اور حدیث یَاْتِیْ بِکِتَابٍ جَدِیْدٍ کی یہ تاویل کرتے ہیں کہ امام مہدی شریعت محمدیہ کی ہی تجدید کرے گا۔ میرا مشورہ شیعہ علماء کو یہ ہے کہ انہیں اس روایت کو یُقِیْمُ مِلَّتِیْ وَ شَرِیْعَتِیْ والی روایت سے متضاد ہونے کی وجہ سے بالکل رد کردینا چاہیئے۔

شیعہ اصحاب کا امام مہدی:۔

شیعہ اثنا عشریہ امام محمد بن حسن عسکری کو جو چوتھی صدی ہجری میں پیدا ہوئے مہدی معہود یقین کرتے ہیں۔ ان کا یہ عقیدہ ہے کہ امام محمد بن حسن عسکری حکومتِ وقت کے خوف سے سُرَّ مَنْ رَأیٰ کی غار میں مخفی ہوگئے۔ اور ایک وقت تک قوم ان کے نائبین کے ذریعہ جو باب کہلاتے تھے۔ امام موصوف سے فیض

حاصل کرتی رہی۔ پھر چوتھے باب کے بعد امام صاحب موصوف کی غیبت تامہ شروع ہوگئی۔

چوتھے باب علی محمد السمری کی وفات کے وقت امام محمد بن حسن عسکری کی ایک توقیع ان کے اس آخری باب کے نام ان الفاظ میں جاری ہوئی تھی۔

"یَا عَلِی بْنَ مُحَمَّدٍ السَّمَرِیُّ عَظَّمَ اللّٰہُ اَجْرَ اِخْوَانِکَ فِیْکَ فَاِنَّکَ مَیِّتٌ مَا بَیْنَکَ وَ بَیْنَ سِتَّۃِ اَیَّامٍ فَاجْمَعْ اَمْرَکَ وَلَا تُوْصِ اِلٰی اَحَدٍ فَیَقُوْمَ مَقَامَکَ بَعْدَ وَفَاتِکَ فَقَدْ وَقَعَتِ الْغَیْبَۃُ التَّآمَّۃُ فَلَا ظُھُوْرَ اِلَّا بَعْدَ اِذْنِ اللّٰہِ تَعَالٰی ذِکْرُہٗ وَ ذٰلِکَ بَعْدَ طُوْلِ الْاَمَدِ وَ قَسْوَۃِ الْقَلْبِ وَ امْتِلَاءِ الْاَرْضِ جَوْرًا وَسَیَاتِیْ مَنْ یَدَّعِی الْمُشَاھَدَۃَ اَلَا فَمَنِ ادَّعَی الْمُشَاھَدَہَ قَبْلَ خُرُوْجِ السُّفْیَانِیْ وَ الصَّیْحَۃِ فَھُوَ مُفْتَرٍ کَذَّابٌ"۔

(نورالانوار۔ از علی اکبر۔ صفحہ ۱۴۱)

یعنی اے علی بن محمد السمری اللہ تعالیٰ تیرے بھائیوں کا اجر تجھ میں زیادہ کرے تو چھ دن کے اندر مرجانے والا ہے پس تو خاطر جمع رکھ اور کسی کو وصیت نہ کرنا کہ وہ تیرا قائم مقام ہو۔ اب غیبتِ تامہ واقع ہوچکی ہے۔ پس اب ظہور خدا تعالیٰ کے اذن کے بغیر نہیں ہوگا۔ اور یہ ظہور لمبی مدت گذرنے اور دلوں کے سخت ہوجانے اور زمین کے ظلم سے بھر جانے کے بعد ہوگا اور ایسا شخص آئے گا جو (مہدی کے) مشاہدہ کا دعویٰ کرے گا۔ سنو! جو مشاہدہ کا دعویٰ سفیانی کے خروج اور صیحہ سے پہلے کرے وہ مفتری اور کذاب ہے۔

اس توقیع میں غیبت تامہ کے الفاظ اس لئے استعمال ہوئے ہیں کہ امام محمد

بن حسن عسکری اب ہمیشہ کے لئے اس دنیا سے غائب ہو رہے ہیں اور امام مہدی کا ظہور اب ان کے اصل وجود میں نہیں ہوگا بلکہ اب الامام المہدی کا ظہور امام محمد بن حسن عسکری کے بروز کی صورت میں ہوگا۔ اس جگہ اس کے ظہور کی علامتیں خروجِ سفیانی اور صیحہ بیان کی گئی ہیں۔ اس سے پہلے جو شخص امام مہدی کے مشاہدہ کا دعویٰ کرے اسے مفتری اور کذاب قرار دیا گیا ہے۔

سفیانی کا خروج:۔

سفیانی کے خروج سے کیا مراد ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ایک دوسری شیعہ روایت سے واضح طور پر ثابت ہے۔

”یَقْبُلُ السُّفْیَانِیُّ مِنْ بِلَادِ الرُّوْمِ مُتَنَصِّرًا فِیْ عُنُقِہٖ صَلِیْبٌ“۔

(بحار الانوار جلد ۵۲ صفحہ ۲۱۷۔ باب علامات ظہورہ علیہ السلام من السّفیانی والدّجال مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

یعنی سفیانی روم کے علاقہ سے نکلے گا اس کی گردن میں صلیب ہوگی اور وہ متنصر (یعنی بگڑے ہوئے مذہب والا نصرانی) ہوگا (یعنی عیسائیت کے صحیح عقائد پر نہ ہوگا)

سفیانی کے گلے میں صلیب کا ہونا اور اس کا بگڑا ہوا عیسائی ہونا یہ پہلی علامت ہے جس کے ظہور پر اس توقیع کے مطابق امام مہدی کا ظاہر ہونا ضروری ہے۔ اس حدیث میں امام مہدی سے پہلے عیسائیوں کے خروج کو امام مہدی کے ظہور سے پہلے ضروری علامت قرار دیا گیا ہے۔ دوسری احادیث میں مسیح موعود و امام موعود کا کام کسر صلیب بیان کیا گیا ہے جس سے ظاہر ہے اس وقت صلیبی مذہب

دنیا میں غلبہ پا چکا ہوگا۔ کیونکہ صلیب کو توڑنے کی ضرورت اسی لئے ہوگی کہ صلیبی مذہب غالب آچکا ہوگا۔ تیرھویں صدی کے آخر تک صلیبی مذہب دنیا میں غالب آچکا تھا پس امام مہدی کے ظہور کا زمانہ تیرھویں صدی کے آخر اور چودھویں صدی کے شروع میں متعین ہو جاتا ہے۔

السفیانی کے متعلق شیعہ روایت میں یہ بھی آیا ہے۔

”یَاتِیْ مِنَ الْمَغْرِبِ“[1]

یعنی اس کا ظہور مغرب کی طرف سے ہوگا۔ پس دراصل یورپی پادریوں کو ہی تمثیلی زبان میں شیعہ روایتوں میں السفیانی قرار دیا گیا ہے۔ اور دوسری احادیث میں انہیں کو دجال کا خروج قرار دیا گیا ہے۔

الصیحہ کا ظہور:۔

دوسری علامت جس کا وقوع امام مہدی کی توقیع کے مطابق اس کے ظہور سے پہلے ضروری ہے وہ الصیحہ ہے۔

(کتاب الصافی از محمد بن المرتضیٰ الکاشانی سورۃ ق زیر آیت یوم یسمعون الصیحۃ بالحق الآیہ ۴۲)

یہ الصیحہ وہ لڑائی ہے جو ہندوستان کی سرزمین میں ۱۸۵۷ء میں لڑی گئی یہ وہ حادثہ فاجعہ ہے جس کا امام مہدی سے پہلے ظہور ہوا۔ پس امام مہدی سے پہلے سفیانی کا خروج بھی شیعہ روایات کے مطابق ہو چکا ہے اور الصیحہ کا ظہور بھی ہو چکا ہے۔

[1] بحار الانوار جلد ۵۲ صفحہ ۲۳۴۔ باب علامات ظہورہ علیہ السلام من السّفیانی والدّجال مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت میں یہ الفاظ ہیں ”الخراسانی والسفیانی ھذا من المشرق و ھذا من المغرب“

خراسانی کا خروج:۔

ایک شیعہ روایت میں امام مہدی سے پہلے خراسانی کے خروج کا ذکر بھی آیا ہے روایت میں وارد ہے کہ:۔

"اَلْخُرَاسَانِیْ یَاْتِیْ مِنَ الْمَشْرِقِ"[1]

ایران کی سرزمین میں بابی اور بہائی تحریک کی صورت میں الخراسانی کا ظہور بھی ہو چکا ہے۔

اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرنے کی جو پیشگوئی قرآن مجید میں ہے کہ دین اسلام تمام ادیان پر غالب آئے گا۔ امام مہدی علیہ السلام کی تحریک انشاء اللہ العزیز دیگر ادیان کے علاوہ بابی اور بہائی شریعت پر بھی غالب آئے گی۔ کیونکہ امام مہدی کی شریعتِ قرآنیہ کے مقابلہ میں اب کوئی دوسری شریعت چل نہیں سکتی۔ الحمد للہ کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے عین مقررہ وقت پر دعویٰ فرمایا کہ آپ امام مہدی ہیں۔

امام محمد بن حسن عسکری نے اپنی دوسری توقیع میں یہ بھی فرمایا ہے:۔

"مَنْ سَمَّانِیْ فِیْ مَجْمَعِ النَّاسِ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ"

(نورالانوار از علی اکبر۔ صفحہ ۴۵)

یعنی آئندہ مجمع میں جو میرا نام لے گا کہ محمد بن حسن عسکری مہدی ہیں اس پر خدا کی لعنت ہے۔

---

۱ بحار الانوار جلد ۵۲ صفحہ ۲۳۴۔ باب علامات ظہورہ علیہ السلام من السّفیانی والدّجال مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت میں یہ الفاظ ہیں "الخراسانی والسفیانی هذا من المشرق و هذا من المغرب"

شیعہ اثناعشریہ بارہ امام مانتے ہیں اور ہم احمدی ان کے سب ائمہ کو واجب الاحترام بزرگ سمجھتے ہیں۔ کیونکہ ہم احمدی سب بزرگوں کو ماننے والے ہیں شیعہ ائمہ کے بھی قائل ہیں اور سنی ائمہ کے بھی قائل ہیں۔ میں بتا چکا ہوں شیعہ اثناعشریہ بارھواں امام بصورت مہدی امام محمد بن حسن عسکری کو سمجھتے ہیں۔ دوسرے شیعہ فرقے امام محمد بن حسن عسکری کو امام مہدی نہیں سمجھتے۔ مگر ہم انہیں واجب الاحترام امام مانتے ہیں اسی لئے تو ہم حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مرزا غلام احمد علیہ السلام کو بصورت الامام المہدی ان کا بروز یقین کرتے ہیں۔ یہ بات کہ امام محمد بن حسن عسکری کا ظہور اصالتاً ہی ہونا چاہیئے ہمارے نزدیک درست نہیں کیونکہ ان کی غیبتِ تامہ سے یہ مراد ہے کہ وہ ہمیشہ کے لئے دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں یعنی وفات پا چکے ہیں۔ اور اب اصالتاً ظاہر ہونے والے نہیں بلکہ بروز کی ہی صورت میں ان کا ظہور مقدر تھا۔ چنانچہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ بطور حکم وعدل یہ فیصلہ صادر فرماتے ہیں کہ:۔

> میں سمجھتا ہوں اہلِ بیت نبوت کے بعض اماموں کو الہام ہوا کہ امام محمد غار میں چلے گئے اور عنقریب آخری زمانہ میں نکلیں گے تا کہ کافروں کو قتل کریں۔ اور کلمۂ ملت و دین بلند کریں۔ پس یہ خیال اس خیال سے مشابہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ آسمان پر چڑھ گئے۔ اور فتنوں کے ظہور کے وقت پھر نازل ہوں گے وہ حقیقت جس سے بھید کھل جاتا ہے۔ کہ یہ کلمات یا ان کے مانند کلمات ملہمین کی زبانوں پر استعارہ کے طور پر جاری ہوگئے۔ پس یہ کلام لطیف استعارات سے پُر ہے۔ پس وہ قبر جو مرنے کے بعد پاک لوگوں کا گھر ہے اس کی تعبیر غار سے کی گئی اور جس نے امام کا مثیل ہو کر اور

طبعی جوہر لے کر نکلنا تھا اس کی تعبیر امام کے غار سے نکلنے سے کی گئی یہ سب طریق استعارہ ہے اس قسم کے محاورات اللہ تعالیٰ کے کلام میں داخل ہیں۔

(سر الخلافۃ ترجمہ از عربی۔ روحانی خزائن جلد ۸۔ صفحہ ۳۷۵)

دیکھیئے اپنے اس فیصلہ سے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے شیعہ اصحاب کو احمدیوں کے قریب کر دیا ہے اور امام مہدی کو امام محمد بن حسن عسکری کا بروز قرار دے کر امام مہدی کے ظہور کی حقیقت پر روشنی ڈال کر شیعہ اصحاب کے لئے احمدیت کا قبول کرنا اور اس تحریک میں شامل ہو جانا بہت آسان کر دیا ہے۔

امام مہدی کا نام ''اَلْقَائِم'' اس لئے رکھا گیا ہے لِاَنَّهُ يَقُوْمُ بَعْدَ مَا يَمُوْتُ۔

(بحار الانوار جلد ۵۱ صفحہ ۳۰ باب النھی عن التسمیۃ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

یعنی وہ مرنے کے بعد کھڑا ہوگا۔ اس میں امام مہدی کو دراصل وفات پا جانے والے امام محمد بن حسن عسکری کا بروز ہی قرار دیا گیا ہے کیونکہ مرنے کے بعد اس دنیا میں پہلے لوگوں کی رجعت بروزی ہی ہو سکتی ہے از روئے قرآن مجید رجعت اصالتاً محال ہے۔

چنانچہ کتاب النجم الثاقب از مرزا حسین نوری باب چہارم صفحہ ۱۵۴ مطبوعہ کتاب فروشی جعفری مشہد ایران سے امام محمد بن حسن عسکری کی وفات ثابت ہے اس جگہ ایک گروہ کا یہ مشاہدہ درج ہے کہ امام صاحب موصوف نے وفات پائی اور ان کا جنازہ پڑھا گیا اور وہ مدینۃ الرسول میں دفن کئے گئے۔ پس موت کے بعد کسی پہلے امام کا دوبارہ ظہور بروزی صورت میں ہی متصور ہو سکتا ہے۔

النجم الثاقب صفحہ ۸۲۔۸۳ کی ایک اور روایت میں امام مہدی علیہ السلام

کے متعلق یہ الفاظ وارد ہیں۔

''لَوْنُهُ لَوْنٌ عَرَبِيٌّ وَ جِسْمُهُ جِسْمٌ اِسْرَائِيْلِيٌّ''

اس روایت کا ترجمہ اس جگہ نجم الثاقب میں یہ لکھا گیا ہے۔

''رنگش رنگ عربی است و جسمش چوں جسم اسرائیل''

یعنی امام مہدی کا رنگ تو عربوں جیسا ہوگا۔ اور اس کا جسم اسرائیلیوں جیسا ہوگا۔

امام مہدی کے جسم کا اسرائیلی کے جسم کی طرح ہونا اس بات پر روشن دلیل ہے کہ وہ عجمی النسل ہوگا۔ اور اس کا عجمی النسل ہونا اس بات کا ثبوت ہے کہ امام محمد بن حسن عسکری کا بطور امام مہدی اصالتاً ظہور نہیں ہوگا کیونکہ وہ تو عربی النسل ہیں اور امام حسین علیہ السلام کی ذریت طیبہ سے ہیں۔

شیعوں کی حدیث کی کتاب بحار الانوار میں ابوالجارود حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں:۔

''اَصْحَابُ الْقَائِمِ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا اَوْلَادُ الْعَجَمِ''

(بحار الانوار جلد ۵۲ صفحہ ۳۷۰ باب سیر و اخلاقہ و خصائص زمانہ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

یعنی امام مہدی کے اصحاب ۳۱۳ ہیں یہ سب عجمیوں کی اولاد ہوں گے۔ پہلی حدیث سے ظاہر تھا کہ امام مہدی خود عجمی ہوں گے اور اس دوسری حدیث سے ظاہر ہے کہ ان کے اولین اصحاب بدر کی تعداد کے مطابق ۳۱۳ ہوں گے جو سب کے سب عجمی ہوں گے۔

ان حقائق پر ہمارے شیعہ اصحاب کو ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہیئے اور امام حاضر کو قبول کرنے کے لئے آگے بڑھنا چاہیئے۔ حاضر کو چھوڑ کر غائب کے انتظار میں رہنا نامناسب امر ہے۔

حضرت میرزا غلام احمد مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام اپنے ''لیکچر سیالکوٹ'' میں خود کو ''امام الزمان'' قرار دے کر لکھتے ہیں:۔

''اس کے بعد کوئی امام نہیں اور نہ کوئی مسیح مگر وہ جو اس کے لئے بطور ظل کے ہو''۔ (لیکچر سیالکوٹ۔ روحانی خزائن جلد ۲۰۔ صفحہ ۲۰۸)

پس مسیح موعود کا کام کسرِ صلیب ہے اس لئے احمدیوں کو چاہیئے کہ وہ تبلیغ کر کے عیسائیوں کے دل فتح کریں جب عیسائیوں کے دل تبلیغ اسلام کے ذریعہ سے فتح ہو جائیں گے۔ اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو قبول کر لیں گے اور اس طرح دنیا کے دلوں میں خدا کی حکومت قائم ہو جائے گی تو پھر یورپ میں بھی اسلامی حکومت ہوگی اور امریکہ میں بھی اسلامی حکومت ہوگی۔ اور جب چین و جاپان بھی مسلمان ہو جائے گا۔ تو وہاں بھی اسلام کی حکومت قائم ہوگی۔ اور جب براعظم افریقہ مسلمان ہو جائے گا تو وہاں بھی اسلام کی حکومت قائم ہو جائے گی۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ ساری دنیا میں اسلام کا جھنڈا جماعت احمدیہ کے ہاتھ میں ہوگا۔ لہذا اس وقت ہمارا اصل کام اسلام کے لئے دلوں کو فتح کرنا ہے۔

کسرِ صلیب:۔

حدیثوں میں جو مسیح موعود کا کام کسرِ صلیب بیان ہوا ہے اس سے مراد علمائے امت نے یہ لی ہے کہ مسیح موعود نصاریٰ کے عقائد کا ابطال کرے گا۔ گویا وہ دلائل اور شواہد سے ثابت کر دے گا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے صلیب پر جان

نہیں دی تھی بلکہ وہ حسب آیت وَمَا قَتَلُوْهُ وَ مَا صَلَبُوْهُ مقتول اور مصلوب ہونے سے بچائے گئے اور یہودی ان کو قتل کرنے اور صلیب پر مارنے پر قادر نہ ہو سکے۔

عیسائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن اللہ اور اِلٰہِ مجسم تھے۔ انہوں نے انسانوں کے گناہوں کے بدلے فدیہ کے طور پر جان دی ہے اور وہ لوگوں کے گناہوں کے لئے کفارہ ہو گئے ہیں۔ اب جو لوگ ان کی صلیبی موت پر ایمان لائیں وہی نجات پائیں گے۔ لہذا جب تک دلائل بینہ اور حجت و براہان سے عیسائیوں پر یہ ثابت نہ کر دیا جائے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے صلیب پر جان نہیں دی اس وقت تک عیسائی اسلام کو قبول نہیں کر سکتے۔ یہ کام حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ہاتھوں بااحسن وجوہ سرانجام پا چکا ہے کیونکہ آپ نے انجیلی دلائل و براہین اور تاریخی شواہد سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے صلیب پر جان نہیں دی۔ بلکہ وہ صلیب پر سے غشی کی حالت میں اتارے گئے اور غشی سے ہوش میں آنے کے بعد وہ مخفی طور پر اپنے شاگردوں سے ملتے رہے اور پھر تاریخی شواہد پیش کر کے ثابت کیا ہے کہ آپ آسمان پر نہیں گئے۔ بلکہ آپ نے نصیبین کے راستے ایران اور افغانستان سے گزر کر کشمیر میں پہنچ کر اپنی باقی عمر وہاں عزت اور وجاہت کے ساتھ بسر کی ہے اور طبعی اور باعزت وفات پا کر سرینگر محلہ خانیار میں حسبِ آیت یٰعِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَ رَافِعُکَ اِلَیَّ (ال عمران:۵۶)۔ مدفون ہیں۔ اور ان کی قبر یوز آسف نبی کی قبر کے نام سے معروف ہے۔

یوز کا لفظ یسوع کی ہی ایک دوسری صورت ہے اور آسف کے معنی تلاش کنندہ کے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فلسطین سے ہجرت کر کے اپنی قوم کی تلاش

میں نکلے۔ اور اس مناسبت سے اپنا نام آسف رکھ لیا۔ کشمیر میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی تحقیقات کے مطابق اسرائیلی قوم آباد تھی۔ اور انجیل کے بیان کے مطابق مسیح کو اسرائیلیوں کے پاس پہنچنا ضروری تھا اس ہجرت کے متعلق قرآن مجید میں بھی اشارہ ملتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

وَ جَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَ اُمَّهٗٓ اٰيَةً وَّ اٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّ مَعِيْنٍ (المومنون: ۵۱)

یعنی ہم نے ابن مریم اور اس کی ماں کو ایک عظیم الشان نشان بنایا۔ اور ان دونوں کو ایک اونچی زمین کی طرف پناہ دی جو آرام دہ چشموں والی ہے۔

اس آیت میں حضرت مریم اور ابن مریم کے کسی پہاڑی علاقہ میں جو چشموں والا ہے ہجرت کا ذکر ہے۔

ایک حدیث میں بھی آیا ہے کہ آپ کو ہجرت کا حکم دیا گیا تھا اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں:۔

"اَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰى عِيْسٰى : اَنْ يّٰعِيْسٰى اِنْتَقِلْ مِنْ مَكَانٍ اِلٰى مَكَانٍ لِئَلَّا تُعْرَفَ فَتُؤْذٰى"

(کنز العمال۔ جلد ۳۔ حدیث ۵۹۵۵۔ مطبوعہ مکتبہ التراث الاسلامی حلب)

یعنی اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ اے عیسیٰ! ایک جگہ سے دوسری جگہ نقل مکان کر جا تا کہ تو پہچان نہ لیا جائے اور دکھ نہ دیا جائے۔

غرض قرآن و حدیث سے بھی آپ کی ہجرت ایک دوسری زمین کی طرف ثابت ہے نہ آسمان کی طرف۔ اور رَفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ سے مراد آرام دہ اونچی زمین کی

طرف ہجرت کر کے باوجاہت زندگی گزار کر باعزت وفات کے ذریعہ خدا کے حضور پیش ہونا ہے۔

پس جو دلائل اور شواہد حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہجرت کے متعلق دیئے ہیں۔ ان سے ثابت کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے صلیب پر وفات نہیں پائی۔ بلکہ صلیبی موت سے بچائے گئے۔ اور دنیا میں رہ کر آپ نے باوجاہت زندگی بسر کی۔ ان دلائل و براہین اور شواہد سے صلیب پاش پاش ہوجاتی ہے۔ اور صلیبی عقیدہ کے ابطال کی ضرورت اسی زمانہ میں تھی۔ جبکہ عیسائیت کو دنیا میں عروج حاصل ہوگیا ہوتا۔ اور اس کے لئے تیرہویں صدی کا آخر اور چودھویں صدی کا شروع ہی موزوں وقت تھا۔ پس جو کام مسیح موعود کے ذمہ تھا۔ وہ بنیادی طور پر پورا ہو چکا ہے۔ اور یہ کام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے ذمہ ہے کہ وہ اس راہ میں ہر قسم کی قربانیاں کرنے کے لئے تیار رہے تا توحیدِ الٰہی کا عقیدہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت ساری دنیا میں مانی جائے اور وہ وقت آجائے جب کہ حسبِ آیت عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا (بنی اسرائیل: ۸۰) ہر شخص کی زبان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف سے رطب اللسان ہو کر آپ پر درود بھیج رہی ہو۔ اب کسی اور مسیح اور مہدی کے انتظار کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ مسیح اور مہدی کا کام حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے ہاتھ سے انجام پا چکا ہے۔ اور اب احمدیہ تحریک جو اسلام میں ایک زبردست تحریک ہے دنیا میں قبولیت حاصل کر رہی ہے۔ یہ تحریک اب بڑھے گی پھلے گی اور پھولے گی۔ اور ساری دنیا اس کے سایہ میں آرام پائے گی اس کی پوری کامیابی خدا تعالیٰ کی ازلی تقدیر میں مقدر ہے۔ یہ مقدر ہے کہ اب احمدیت کے ذریعہ ہی تمام دنیا میں

اسلام غالب آئے گا۔ اور سرور کائنات فخرِ موجودات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اس تحریک کے ذریعہ ساری دنیا میں بلند ہوگا۔ اور اسلام کا جھنڈا تمام دنیا میں گاڑا جائے گا۔ اور تمام دنیا کے دلوں پر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت منوا کر حکومت الٰہیہ قائم کی جائے گی۔ اب کوئی مہدی صاحب السیف ظاہر ہوکر تلوار کے ذریعہ دنیا میں اسلام کو غالب نہیں کرسکتا۔ انٹرنیشنل حالات اور قوانین ایسے ہیں کہ ہمیں اشاعتِ اسلام کے لئے کسی تلوار کی ضرورت نہیں اور دینِ اسلام میں جبر بھی جائز نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے:۔

لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ

(البقرہ:۲۵۷)

یعنی دین میں کسی قسم کا جبر جائز نہیں کیونکہ (روشن دلائل سے) ہدایت گمراہی سے خوب واضح ہوگئی ہے۔

آج چونکہ اسلام کو مٹانے کے لئے کوئی قوم تلوار استعمال نہیں کرتی اس لئے امام مہدی علیہ السلام کو اس زمانہ میں دلائل کی تلوار دی گئی ہے۔ جس کے سامنے کوئی نہیں ٹھہر سکتا۔ اس کا کام دلوں کو فتح کرنا ہے پس انشاء اللہ العزیز دل فتح ہوں گے ضرور فتح ہوں گے۔ افریقہ بھی مسلمان ہوگا، امریکہ بھی مسلمان ہوگا، یورپ بھی مسلمان ہوگا چین و جاپان بھی مسلمان ہوگا، روس بھی مسلمان ہوگا، اور دنیا میں یہ تحریک ضرور غالب آئے گی۔ اس کے غلبہ کے آثار نظر آرہے ہیں۔

پس یہ ایک حقیقت ہے کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ مسیح موعود اور مہدی معہود کا بنیادی کام ہوچکا ہے۔ دلائل وشواہد کے لحاظ سے صلیب ٹوٹ چکی ہے اور جہاں جہاں احمدیت کے ذریعہ اشاعتِ اسلام کا کام ہورہا ہے دلوں سے

صلیب کا اثر مٹ رہا ہے۔

ایک اور حدیث یہ بھی بتاتی ہے کہ مسیح موعود کا ظہور ہندوستان میں ہونے والا تھا۔ وہ حدیث یہ ہے:۔

"عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَصَابَتَانِ مِنْ اُمَّتِيْ اَحْرَزَهُمُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ عَصَابَةٌ تَغْزُوْ الْهِنْدَ وَ عَصَابَةٌ تَكُوْنُ مَعَ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ"۔ (مسند احمد بن حنبل۔ جلد۵ صفحہ ۲۷۸)

ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کی دو جماعتیں ہیں کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے جہنم کی آگ سے محفوظ رکھا ہے۔ ایک جماعت ہندوستان سے لڑائی کرے گی اور ایک جماعت مسیح موعود کے ساتھ ہوگی۔

اس حدیث میں دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں ہندوستان میں ہونے والی دو جماعتوں کا ہی ذکر ہے۔ غزوہ کرنے والی جماعت وہ پہلا اسلامی لشکر ہے جس کے ذریعہ ہندوستان میں مسلمانوں کے لئے فتح کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ اور دوسری جماعت کے مسیح موعود یعنی امام مہدی کے ساتھ ہونے کا ذکر ہے۔ لیکن اس جماعت کے لڑائی کرنے کا ذکر نہیں۔ ایک دوسری حدیث میں مسیح موعود و مہدی معہود کے لئے یَضَعُ الْحَرْبَ کے الفاظ وارد ہیں۔ یعنی وہ لڑائی نہیں کرے گا۔ ملاحظہ ہو صحیح بخاری۔ کتاب الانبیاء باب نزول عیسیٰ۔

پس امام مہدی کا ہندوستانی ہونا ضروری تھا۔ حضرت امام مہدی ہندوستانی ہیں اور ہم پاکستانی مگر خدا کے فضل سے امام مہدی علیہ السلام کی جماعت اب ساری دنیا میں پھیل رہی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ساری دنیا کے قلوب میں اسلام کی حکومت

قائم ہو جائے گی۔ وَمَا ذَالِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ۔

احباب کرام! اب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک پر جلال پیش گوئی کے بیان پر اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔ حضور فرماتے ہیں:۔

''خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا۔ اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا۔ اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔ اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی۔ اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا۔ یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلاء آئیں گے۔ مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا۔ اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔...... سوا ے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو۔ کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا''۔

(تجلیات الٰہیہ روحانی خزائن جلد ۲۰۔ صفحہ ۴۰۹۔۴۱۰)

وَ اٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Printed by RAQEEM PRESS Islamabad, Sheephach Lane Tilford, U.K.